صحبتے با اہلِ حق

افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

ضبط و ترتیب ــــــ: مولانا عبدالقیوم حقانی

اسلام کا سیل رواں

امام ترمذیؒ کے حالات کا تذکرہ جاری تھا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا

"امام ترمذیؒ ترمذ کے رہنے والے تھے۔ ترمذ نہر جیحون کے کنارے خوارزم کے قریب واقع ہے۔ نہر جیحون علاقہ خراسان کی مشہور نہر ہے جسے آج کل دریائے آمو کہتے ہیں اور بلخ سے آگے یہی دریا روس اور افغانستان کی سرحد ہے۔ آرپار علماء و مشائخ پیدا ہوئے۔ علماء ماوراء النھر کی نسبت بھی اسی نہر کی طرف ہوتی ہے، علماء فرماتے ہیں کہ علوم و معارف کا چشمہ مکہ معظمہ میں پھوٹا، اس کی نشوونما مدینہ منورہ میں ہوئی، پھر مدینہ منورہ سے علوم و معارف کا یہ سیل رواں عراق (کوفہ اور بصرہ) پہنچا جہاں تعلیم و تدریس اور علوم و معارف کے گلشن کھلے اور خوب بہاریں آئیں اور جب اس نہر کا رُخ خراسان کو ہوا تو ایسا معلوم ہوا جیسے ساری بہاریں خراسان کو منتقل ہوگئیں۔ سنہ ۲۰۰ھ سے سنہ ۶۰۰ھ تک خراسان علوم و معارف کا مرکز رہا، خراسان کی زمین بڑی زرخیز ثابت ہوئی اور اس سرزمین نے علوم و معارف کے ائمہ بڑے بڑے محدثین اور رجال کار پیدا کئے۔

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام ترمذی جیسے ائمہ حدیث کا وطن خراسان ہے، مگر "دھر کمانے راز والے"، جب تاتاری فتنہ اٹھا اور پورے عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لیا تو خراسان بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکا، چونکہ دین کی حفاظت اللہ رب العزت نے کرنی ہے، انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون، تو جس سے چاہتے ہیں حفاظت دین کا کام لیتے ہیں، تو خیر و برکت اور علوم و معارف کی وہ نہر جو مدینہ منورہ سے چل کر خراسان پہنچی تھی، شام کو منتقل ہوگئی، وہاں سے مصر کو پہنچی اور اب وہاں سے ہندوستان کو منتقل ہوئی، یہ آج برصغیر پاک و ہند میں جو علوم و معارف کے مرکز اور حفاظت و اشاعت دین کے قلعے دینی مدارس اور اسلام کے سیاسی غلبہ کے لئے دینی جماعتیں کام کر رہی ہیں، یہ سب اسلامی علوم ہی کے برکات ہیں جو مختلف مظاہر میں اپنے

اپنے محاذ پر مصروف عمل ہیں۔

استاد کا اشارہ کام کر گیا

اساتذہ کے اکرام و احترام اور ادب و عظمت کے ملحوظ رکھنے اور اسکی شرعی و اخلاقی حیثیت کے بارے میں حضرت شیخ مدظلہ نے ایک روز درس ترمذی میں فرمایا کہ حضرت امام بخاری ایک روز اپنے استاد امام اسحٰق ابن راہویہ کے درس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے دوران درس اپنی ایک تمنا ظاہر فرمائی اور کہا کاش! کوئی ایسا باہمت شخص پیدا ہو جائے جو احادیث صحاح کو غیر صحاح سے علیحدہ کر دے، استاد کا اشارہ امام بخاری کی طرف تھا۔

امام بخاریؒ نے استاد کے اشارہ کو سمجھتے ہوئے تعمیل کے لئے کمر ہمت کس لی، مگر چونکہ کام بڑی ذمہ داری کا تھا اور بے حد صبر آزما اور کٹھن مرحلہ تھا، اس لئے اس کے شروع کرنے میں متردد رہے کہ اچانک رات کو خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے کہ آپ ہاتھ میں پنکھا لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک سے مکھیاں اڑا رہے ہیں صبح جب اپنے شیوخ اور اکابر علماء سے اس کی تعبیر دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ تم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب کذب کی نسبت کو دور کر دو گے اور احادیث کے مجموعہ سے ضعاف کو خارج کر کے صحاح کے لکھنے کی توفیق پاؤ گے۔ اس خواب سے امام بخاری کو اطمینان قلب ہوا چنانچہ خالص مرفوع احادیث کے تحریر کامل کا عزم مصمم کر لیا اور "الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ایامہ" کی صورت میں چھ لاکھ احادیث کا خلاصہ اور لب لباب تیار کر کے امت کے حوالے کر دیا۔ آپ سے خلق کثیر نے استفادہ کیا اور آپ سے بلا واسطہ صحیح بخاری پڑھنے والے فضلاء کی تعداد ۹۰ ہزار سے زائد ہے۔

امام بخاریؒ کی وفات کے بعد، امام ترمذیؒ ان کے جانشین اور مرجع خلائق بنے

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے اسی مجلس میں ارشاد فرمایا کہ امام بخاری کی وفات کے بعد ان کے جانشین اور خلیفہ امام ترمذی ٹھہرائے گئے اور واقعہ بھی یہ ہے کہ ان کے انتقال کے بعد خراسان میں امام ترمذی کے ہم پلہ کوئی دوسرا محدث نہیں تھا جیسا کہ موسیٰ بن ملک کی شہادت میں نے پہلے عرض کر دی تو لامحالہ ان کی ذات ہی نے مرجع خلائق بننا تھا، چنانچہ اکناف عالم سے طالبان حدیث کا ایک جم غفیر امام ترمذی کی مجلس درس کی طرف ٹوٹ پڑا۔ خراسان اور ترکستان کے علاوہ دنیائے اسلام کے دور دراز کے گوشوں سے بے شمار طلبہ و تلامذہ درس گاہ ترمذی میں حاضر ہو کر مستفید ہوئے۔ آپ کے مشہور تلامذہ میں احمد بن عبد اللہ المروزی، اسعد بن حمدویہ، داؤد بن نصر البزدوی، احمد بن یوسف،

ابو محمد حسن بن ابراہیم خاص کر قابلِ ذکر ہیں۔

امام ترمذی کا حافظہ اور یادداشت

اللہ پاک نے امام ترمذی کو دیگر ظاہری و باطنی محاسن کے ساتھ ساتھ نہایت قوی اور زبردست حافظہ اور ضبط کا ملکہ بھی عطا فرمایا تھا حفظ و یادداشت میں آپ اپنے زمانہ کی ایک ضرب المثل بن چکے تھے۔ بڑے بڑے محدثین اور اساتذہ حدیث آپ کی قوت حافظہ کے حیرت انگیز واقعات دیکھ کر تعجب کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی شیخ کی روایات کے دو اجزاء ہاتھ لگ گئے تو فوراً اپنے پاس نقل کرکے محفوظ کر لئے۔ اتفاق سے ایک سفر حج میں اس شیخ سے ملاقات ہو گئی تو امام ترمذی نے ان سے حدیث سنانے کی درخواست کی تو شیخ نے آپ کی درخواست قبول کر لی اور فرمایا، اپنے لکھے ہوئے دونوں اجزاء لے آؤ، انہیں سامنے رکھ لو، میں قرأت کرتا جاؤں گا، آپ سنتے جائیں گے اور مطابقت کرتے جائیں گے، امام ترمذی اپنی قیام گاہ پر گئے اور اپنے سامان میں ان اجزاء کو تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکے۔ بڑے پریشان ہوئے مگر ایک ترکیب سوجھی کہ ان کے ہم شکل سادہ کاغذ لے کر شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شیخ سے قرأت حدیث کی درخواست کر دی۔ شیخ پڑھتے جاتے تھے اور امام ترمذی سادہ کاغذ پر نظر جمائے بیٹھے تھے اور یہ تاثر دے رہے تھے گویا لکھے ہوئے اجزاء کی شیخ کی قرأت سے مطابقت کر رہے تھے کہ دوران قرأت اچانک شیخ کی نظر سادہ کاغذ پر پڑی تو بے حد خفا ہوئے اور فرمایا کہ ناحق میرے وقت کی تضیع کر رہے ہو۔ اس موقعہ پر امام ترمذیؒ نے تمام صورت حال اور حقیقت واقعہ شیخ سے بیان کی اور عرض کیا کہ آپ نے جس قدر احادیث اب قرأت کی ہیں، سب مجھے یاد ہو گئی ہیں، جب شیخ نے سنانے کا کہا تو ساری فرفر سنا دیں۔ شیخ کو تعجب ہوا مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ ممکن ہے کہ آپ نے پہلے سے لکھے ہوئے اجزاء سے ان روایات کو حفظ کر لیا ہو۔ امام ترمذی نے عرض کیا، آپ اور احادیث سنا دیں تو وہ بھی میں فوراً سنا دینے کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ شیخ نے اپنے غرائب سے مزید چالیس احادیث کی قرأت کی اور امام ترمذی سے سنانے کا فرمایا۔ امام ترمذی نے ایک ہی بار سنی ہوئی احادیث بھی فوراً دہرا دیں تو اس پر شیخ کو بے حد مسرت ہوئی اور فرمایا کہ ما رأیت مثلك قط۔

دوسرا واقعہ اس سے بھی عجیب تر ہے کہ بڑھاپے میں جب آپ کی نظر جاتی رہی اور نابینا ہو گئے تو ایک قافلہ کے ساتھ سفر حج پر جا رہے تھے، اونٹ کی سواری تھی، راستہ میں اونٹ پر بیٹھے بیٹھے ایک جگہ ایسی آئی جہاں امام ترمذی نے اپنا سر اور کمر جھکا لی، رفقاء نے وجہ دریافت کی تو

آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہاں کوئی درخت نظر نہیں آتا؟ جب رفقاء نے انکار کیا تو امام ترمذی نے اصرار کیا کہ اس مقام پر درخت تھا اور فرمایا یہاں درخت ضرور ہے۔ جب ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں نظر نہیں آیا تو آپ نے تحقیق کرنے کو کہا۔ جب رفقاء نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ واقعۃً یہاں کبھی درخت موجود تھا مگر اب کاٹ دیا گیا تھا۔

امام ترمذیؒ نے فرمایا کہ آج سے کافی عرصہ قبل جب میرا یہاں سے گزر ہوا تھا تو یہاں ایک بڑا درخت تھا جس کے ٹہنیوں اور شاخوں سے خود کو محفوظ کرنے کے لئے ہم نے اپنی گردنیں جھکالی تھیں۔ امام ترمذی نے فرمایا اگر میری بات غلط ثابت ہو جاتی تو یہ اس بات کی دلیل تھی کہ میرا حافظ کمزور ہو چکا ہے اور مجھے اپنے حافظہ پر اعتماد نہیں کرنا چاہیئے لہذا میں بیان حدیث ترک کر دیتا۔[1]

---

[1] واقعہ حیرت انگیز ضرور ہے مگر ایسا نہیں کہ اسے تاریخ میں ایک نئی چیز یا صرف ایک ہی واقعہ قرار دیا جائے جو حضرات محدثین کی تاریخ، ائمہ اور فقہاء کے حالات اور اسماء الرجال کی کتابوں پر گہری نظر رکھتے ہیں ان کے لئے ایسی باتیں کوئی نادرہ نہیں ہوتیں جس پر تعجب ہو۔ اسلاف کی تاریخ میں اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں علامہ مناظر احسن گیلانی تدوین حدیث میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر عبداللہ بن طاہر کے دربار میں ابن راہویہ کی ایک دوسرے عالم سے بعض مسائل پر گفتگو ہو رہی تھی کسی کتاب کی عبارت کے متعلق دونوں میں اختلاف پیدا ہوا، اس پر ابن راہویہ نے امیر عبداللہ سے کہا کہ اپنے کتب خانہ سے فلاں کتاب منگوائیے، کتاب منگوائی گئی ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں اس کے بعد لکھا ہے کہ امیر عبداللہ کو خطاب کرکے ابن راہویہ نے کہا کہ عد من الکتاب احدی عشر ورقۃ ثم عد سبعۃ، اس طرح ج۲ ص۱۳ ، کتاب کے گیارہ ورق شمار کرکے پلٹیئے اور گنئے، ساتویں سطر میں وہی ملے گا جو میں کہہ رہا ہوں۔

دیکھا گیا جو کچھ ابن راہویہ کہہ رہے تھے، وہی بات کتاب میں نکلی تو امیر عبداللہ نے ابن راہویہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا

علمت انک قد تحفظ المسائل ولکنی اعجب لحفظک ھذہ المشاھدۃ

یہ چیز تو مجھے معلوم ہی تھی کہ مسائل آپ کو خوب یاد ہیں لیکن تمہاری قوت یادداشت اور حفظ کے اس مشاہدہ نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔

امام ترمذی کی عبادت و پرہیزگاری

اسی مجلس میں شیخ الحدیث مدظلہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ خشیت الٰہی اور زہد و تقویٰ آپ کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی، اکثر اوقات خوف خدا سے روتے رہتے تھے، شبانہ روز عبادت گذاری اور گریہ و زاری سے آنکھوں کی بینائی بھی متاثر ہوئی اور آخر عمر میں نابینا ہوگئے تھے بعض حضرات کا خیال ہے کہ امام ترمذی مادرزاد نابینا پیدا ہوئے تھے مگر یہ رائے صحیح نہیں، حافظ ابن حجر اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اس کی تردید کی ہے

مجلس شیخ الحدیث میں حکیم محمد سعید کی تشریف آوری

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے چیئرمین جناب حکیم محمد سعید صاحب حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں تشریف لائے، نماز مغرب ہو چکی تھی، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ، مولانا سمیع الحق کی قیام گاہ پر تشریف فرما تھے، جناب حکیم محمد سعید صاحب نے اپنے رفقاء کے ساتھ نماز باجماعت ادا کی، اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی عیادت اور تیمارداری کی، اس دوران طب و حکمت، ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال حکومت کی بعض ناجائز پالیسیوں اور تحریک نفاذ شریعت کے بارے میں باہمی تبادلہ خیال ہوا۔

اسماء الرجال کی کتابوں میں محدثین حضرات کے تذکروں میں کثرت سے ان کے حفظ و قوت یادداشت کے حیرت انگیز واقعات موجود ہیں، بطور مثال ایک دو واقعات نقل کئے جاتے ہیں (۱) محدث علی بن شعیب فرماتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارون سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھے چوبیس ہزار حدیثیں مع سند یاد ہیں اور میں اس پر کوئی فخر نہیں کرتا (تذکرہ ج ۱ ص ۲۹۲) حضرت ملا جیون لکھتے ہیں کہ امام ابو یوسفؒ کو بیس ہزار حدیثیں ایسی یاد تھیں جو موضوع تھیں (نورالانوار) اس سے اندازہ کرلیا جائیگا کہ ان کو صحیح حدیثیں کتنی یاد ہوں گی، امام ابوداؤد الطیالسی فرماتے ہیں کہ میں فی الحال تیس ہزار حدیثیں فرفر زبانی سنا سکتا ہوں، عمرو بن شبہ فرماتے ہیں کہ امام ابوداؤدؒ نے اصبہان میں چالیس ہزار احادیث زبانی املا کرائی تھیں اور ان کے پاس کوئی کتاب موجود نہ تھی (تہذیب ج ۴ ص ۱۸۳ میزان ج ۲ ص ۴۰۳) میں ہے کہ امام عبداللہ بن ابی داؤد نے خود اپنی سرگزشت بیان کی اور کہا کہ جب میں اصبہان پہنچا تو لوگوں نے مجھے ایک جلیل القدر امام اور محدث کا شاگرد سمجھ کر حدیث بیان کرنے کا مطالبہ کیا اور اس پر انہوں نے خاصا اصرار کیا، میں نے ان کے اصرار پر چھتیس ہزار حدیثیں زبانی سنا ڈالیں وہاں کے محدثین کرام نے صرف سات حدیثوں میں میری غلطی نکالی جب میں نے اپنی بیاض دیکھی تو پانچ میں اوپر سے غلطی نقل ہوتی چلی آئی تھی اور دو حدیثوں میں مجھ سے غلطی ہوئی تھی

(عبدالقیوم حقانی)

حکیم صاحب نے جب "مدینة الحکمة" کے نام سے ایک عظیم اور وسیع شہر قائم کرنے کے منصوبے کا حضرت مدظلہ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، آپ قوم اور ملک و ملت کی قیمتی امانت ہیں آپ کے عزائم اچھے اور حوصلے بلند ہیں، میری دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ آپ کو "مدینة الحکمة" بسانے اور اس کے مثبت اور قومی و ملکی سطح پر بہترین نتائج و ثمرات سے نوازے، اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمادے گا، طب و حکمت کے ذریعہ بھی آپ کی اسلامی اور انسانی خدمات کا سلسلہ بہت وسیع اور دنیا و آخرت کی سرخروئی کا ذریعہ ہے۔

اس موقع پر مولانا سمیع الحق نے حکیم صاحب کو ضیافت بھی دی، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے حکیم صاحب کی یہ نشست تقریباً گھنٹہ بھر جاری رہی، مجلس کے اختتام پر محبت و عقیدت کے اظہار اور دعاؤں کی درخواست کے ساتھ حکیم صاحب اور ان کے رفقاء نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے رخصت لی اور راولپنڈی کے لئے روانہ ہوگئے۔